موجودہ بحران میں قادیانیوں کا کردار

محمد عابد مسعود

۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق ۳۰ رجنوری ۲۰۰۸ء روزنامہ ''جنگ'' لاہور اور روزنامہ ''اسلام'' کراچی نے وطن عزیز کو درپیش ''موجودہ بحران ۔ اسباب اور علاج'' کے عنوان سے مختلف مکاتبِ فکر کے ممتاز علماء کرام کا مشترکہ مؤقف شائع کیا۔ اس بات میں کوئی کلام نہیں کہ وطن عزیز اپنی ساٹھ سالہ زندگی کے خطرناک ترین بحران کا شکار ہے جس نے اس دیس کے وجود اور بقاء پر کئی سوالیہ نشان لگا دیئے ہیں۔ عالمی استعماری طاقتوں کے جال میں ہمارے کارپردازان بری طرح الجھ چکے ہیں اور صورت حال بقول غالبؔ ''میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے'' ہم تو کمبل سے جان چھڑانا چاہتے ہیں مگر کمبل اور اُس کو اوڑھنے والے خود ساختہ خیر خواہ بلکہ بزور بازو اس ڈوبی نیّا کے کھویّا اس کمبل نما ریچھ کی ہم سے دوری پر تیار نہیں اور بار بار قوم کو دن میں ڈراؤنے خواب دکھائے جا رہے ہیں۔ مثلاً اگر تم اس کمبل سے علیحدہ ہو گئے تو تمہاری نیوکلیئر پاور دوسرے ریچھ چھین کر لے جائیں گے۔ اگر قوم نے اس کمبل سے جان چھڑوانے کی کوشش ترک نہ کی تو باہر کھڑے کئی ریچھ رنگ میں اتر آئیں گے۔ اور ہمیں شاید پتھر کے دور میں جانا پڑے حالانکہ اگر دیکھا جائے تو نہ پتھر کے دور کے انسانوں کو اپنے حقوق حاصل تھے اور نہ آج کے پاکستانی اس قابل ہیں کہ انھیں یورپ میں بسنے والے انسانوں کے برابر حقوق دیئے جاسکیں۔ ہمارے ''ناخدا'' نے اس مسئلے پر ابھی حال ہی میں اہل یورپ سے ایک دھواں دار تقریری جنگ لڑی ہے کہ مغرب کے انسانوں نے اپنے لیے جو معیارات مقرر کیے ہیں پاکستانی قوم کو اگر ان سے متمتع ہونے کا موقع فراہم کر دیا گیا تو مغرب ہاتھ لگا لگا کر دیکھے گا وغیرہ وغیرہ......

ایسے ہی کچھ ارشادات گرامی قدر صدر محترم کے پاکستانی میڈیا کے ذریعے ہماری سمجھ میں آسکے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں محترم جس قوم کے صدر ہیں وہ قوم انسانوں کی قبیل سے نہیں۔ یہ تمام دُرافشانی جناب صدر نے ایک ایسے دورے پر فرمائی ہے جس میں فرانس کے علاوہ تمام یورپ میں وہ بن بلائے مہمان تھے۔ تیس سرکردہ علماء کرام نے بروقت اور بجا طور پر درست باتیں ارشاد فرمائیں ہیں اور مسائل کی ٹھیک ٹھیک نشاندہی کر دی ہے۔ ہمیں علماء حق کے جرأت مندانہ تجزیے اور ان ارشادات کی صحت پر کلام کی مجال نہیں، بس اتنا عرض کریں گے کہ جو اسباب انھوں نے بیان فرمائے ہیں اُن میں سے بنیادی علت کی طرف حضرات علماء کرام کی شاید نظر نہیں گئی۔ ہماری مراد فتنۂ قادیانیت ہے۔ قادیانیت کے مردہ گھوڑے میں حالیہ دورِ حکومت میں جو جان سی ڈالی گئی ہے اُس نے اہلِ فکر و دانش کو حیران و ششدر کر دیا ہے۔ ہمیں لگ رہا ہے کہ بھٹو مرحوم نے اپنے آخری دنوں میں کرنل رفیع کے سامنے اس فتنے سے متعلق جس خدشے کا اظہار کیا تھا لگتا ہے

قادیانیت نے اُس منزل کو پالیا ہے۔ اس گمراہ گروہ کو شاید پاکستان میں وہ حیثیت حاصل ہوچکی ہے جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے۔ ہماری ہر پالیسی اور فیصلہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی منشاء کے مطابق ہو رہا ہے۔

مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبال مرحوم نے اس فتنے کے بارے میں جس نصیحت کا بیان پنڈت نہرو کے نام اپنے خط میں کیا تھا۔ ہمارے پالیسی ساز اداروں اور افراد نے اقبال کی اس نصیحت کو شاید ردّی کی ٹوکری کی نظر کر دیا ہے۔ علامہ نے فرمایا تھا: ''قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں'' اقتدار کی سیڑھیاں چڑھنے والوں کو چاہے وہ علماء ہوں یا نرے سیاست دان قادیانی اسٹیبلشمنٹ سے No Objection Certificate حاصل کرنا پڑتا ہے، کئی پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں، کبھی اپنا دل قادیانی معالجین کے ہاتھ میں دینا پڑتا ہے تو کبھی نامور صوفیا کو قادیانی شفاخانوں کے طواف کرائے جاتے ہیں کہ شاید اس طرح انھیں قادیانی بدبودار اور جوہڑ سے آبِ حیات کی چند بوندیں میسر آجائیں اور اس فتنے کے نمائندے کبھی طارق عزیز کے نام سے مشہور ہوئے، کبھی پاکستانی معیشت کا ست (essence) نچوڑ کر لے جانے والے شوکت عزیز کے نام سے تو کبھی ڈاکٹر مبشر قادیانی نے ہسپتال اور اپنی ذات کو دو خلیجوں کے درمیان پُل بنا دیا۔

آج کل میاں برادران کا لیلائے اقتدار سے ملاپ کروانے کے لیے بریگیڈیئر نیاز کا نام سامنے آ رہا ہے جو لوگ بریگیڈیئر نیاز کو جانتے ہیں اُن کے لیے نام ہی کافی ہے اور جو اس شخصیت اور اُس کی کرشماتی طاقتوں سے واقف نہیں اُن کی خدمت میں صرف یہی عرض کیا جاسکتا ہے کہ وہ منگل ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، ۲۲ر جنوری ۲۰۰۸ء کا ''ایکسپریس'' لے کر اس میں برادرم جاوید چودھری حفظہ اللہ تعالیٰ کا کالم پڑھ لیں۔ اہل علم تو اہل تقویٰ ہوتے ہیں۔ اہلِ تقویٰ کی فراست سے خبردار رہنے کا حکم تو جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں دیا ہے۔ حیرت ہے حضرات علماء کرام کی نظر سے ختم نبوت کے غدار اور اس ملک کے ازلی دشمن قادیانی اور اُن کی سرگرمیاں اور موجودہ بحران میں اُن کا درپردہ کردار کس طرح اوجھل رہ گیا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اہل علم اس فتنے اور اس کی حالیہ ریشہ دوانیوں کے حوالے سے قوم کو اپنے منصب کے تقاضے کے مطابق ضرور باخبر کریں گے۔

اس موقع پر تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں اور سرگرم شخصیات سے ہاتھ جوڑ کر گزارش ہے کہ وہ لاہوری و قادیانی مرزائیوں کی ملکی و بین الاقوامی سطح پر جاری ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہی حاصل کریں اور سیاست وصحافت اور معیشت و معاشرت میں کس طرح قادیانی سرگرمیاں دن بہ دن تیزی کے ساتھ اپنا اثر ورسوخ بڑھا رہی ہیں نیز ایک عام آدمی سے لے کر پڑھے لکھے نوجوانوں تک کو وہ کس ڈھنگ اور کس ڈھب سے اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور اپ ڈیٹ انفارمیشن کے اس دور میں کیسے مرتد بنا لیتی ہیں؟ اس کا ذکر ٹھنڈے دل سے جائزہ لے کر اپنے حصار سے ذرا باہر نکل کر سوچنا پڑے گا۔ یقین فرمایئے اس کے بغیر تحفظ ختم نبوت کا روایتی کام دشمن کی چالوں اور سازشوں کو سمجھنے سے قاصر رہے گا اور آنے والی نسلوں کو علماء حق، مجاہدین ختم نبوت اور اکابر احرار کی امانت ہرگز منتقل نہ ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ جناب نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ ختم نبوت کے حقیقی تقاضوں کا ہم سب کو ادراک عطا فرمائیں اور ہم سب عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کام کو نبھانے والے بن جائیں۔ (آمین یارب العالمین)